بسم الله الرحمن الرحيم

وَرْشَةُ شُمُوخِ الإِسْلامِ التَّحْرِيضِيّة

قِسْمُ التّرجمَة

يقدّم

ترجمة أوردية لبيان الفجر|| الإعلامَ الجهادي أقوى في يومهِ مِن أمسهِ ||

جہادي میڈیا آج اپنے گزشتہ کل سے زیادہ طاقتور ہے

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، عاقبت متقین کے لئے ہے، اور نہیں ہے کوئی گرفت و جارحیت سوائے ظالموں پر، اور سلام ہو اشرف المرسلین پر اور اُن کے آل و اصحاب پر اور تا قیامت اُن سب پر جو بھلائی میں اُن کی اتباع کریں، امّا بعد:

قولِ باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيراً مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ (الحجرات: 12)

''اے اہلِ ایمان ! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حال کا تجسّس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کروگے۔ (تو غیبت نہ کرو اور) اللہ کا ڈر رکھو بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔''

یہ ایک عام سمجھ آنے والی بات ہے کہ کوئی کام جس کے دو سربراہ ہوں وہ استحکام کے ساتھ نہیں چل سکتا، اور نہ ہی کسی معاہدے کو اُس وقت تک ترتیب و قاعدے کے ساتھ نبھایا جا سکتا ہے جب چھوٹے اس کی تنظیم و اصلاح میں بڑوں پر سبقت لے جانے میں لگ جائیں، اور صرف ایک رائے جس میں کوئی غلطی بھی پائی جاتی ہو مگر اُس کی درستی اُس کی غلطی پر غالب ہو' متفرق آراء سے بہتر ہے چاہے اُن متفرق آراء میں سے کچھ پوری طرح درست ہی کیوں نہ ہوں... اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ اول الذکر کو تو بار آور ہونے سے کوئی چیز نہیں روکتی کیونکہ دل اس کے گرد متحد و مجتمع ہوتے ہیں، جبکہ ثانی الذکر صورت میں رکاوٹیں بہر حال واقع ہوتی ہیں کیونکہ دل اُن (متفرق آراء) پر متنازع و منتشر ہوتے ہیں، چنانچہ پہلی صورت تو منزل کی جانب سفر میں مصروف رکھتی ہے اور دوسری صورت اپنے آپ میں ہی مصروف رکھتی ہے۔

حال ہی میں ایسے لوگ نمودار ہوئے ہیں جو میڈیا سے ناجائز فائدہ اٹھارہے ہیں اور اسے ایسے طور پر زیرِ استعمال لارہے ہیں تاکہ مسلمانوں کی صفوں میں دڑاڑیں ڈالیں اور مجاہدین کے درمیان فتنوں کو ہوا دیں، اور ایسا کرتے وقت وہ اُن احکامات کی جانب رجوع نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے احوال کے ضمن میں صادر فرمائے ہیں، جیسے کہ قولِ تعالیٰ ہے :

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا (النساء : 83)

''اور جب آتی ہے ان کے پاس کوئی بات امن کی یا خوف کی تو مشہور کر دیتے ہیں اس کو، اور اگر لوٹاتے وہ اس کو رسول کی طرف یا اُن میں سے اصحابِ امر کی طرف، تو جان لیتے اس (کی حقیقت) کو وہ لوگ جو اُن میں سے اُس کی تحقیق کرتے ہیں، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور پیچھے لگ جاتے تم شیطان کے سوائے تھوڑے لوگوں کے۔''

اس آیت کی تفسیر میں علامہ سعدی فرماتے ہیں :

''یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے اس غیر مناسب فعل پر تادیب ہے، اُن (اللہ کے بندوں) کو چاہیئے کہ جب اُن کے سامنے کوئی ایسا معاملہ آئے جو اہم ہو یا جس کا تعلق اہلِ ایمان کے امن اور خوشی سے تعلق رکھنے والے مصالحِ عامہ سے ہو، یا جس کا تعلق ایسے خوف سے ہو جس میں اُن کے لئے کوئی مصیبت پوشیدہ ہو، تو اس کو اچھی طرح جانچ پڑتال کرلیں اور اس خبر کی اشاعت میں عجلت سے کام نہ لیں، بلکہ وہ اس خبر کو رسول اللہ ﷺ، اور اصحابِ امر، اہلِ رائے، اہلِ علم، خیر خواہی کرنے والے، عقلمند، سنجیدہ، باوقار لوگوں کی طرف لوٹائیں جو اِن تمام امور کی معرفت رکھتے ہیں اور (مسلمانوں کے) مصالح اور ان کے اضداد کی پہچان رکھتے ہیں۔ اگر وہ اس خبر کی اشاعت میں کوئی مصلحت اور اہلِ ایمان کے لئے سرور و نشاط کا کوئی پہلو اور ان کے دشمنوں سے بچاؤ کی کوئی بات دیکھیں تو وہ ضرور ایسا کریں۔ اور اگر وہ دیکھیں کہ اس میں مسلمانوں کی کوئی مصلحت نہیں ہے یا اس میں مصلحت تو ہے مگر اس کی مضرت اس مصلحت پر حاوی ہے تو وہ اس خبر کو نہ پھیلائیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا : لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ ''تو تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کرلیتے۔'' یعنی وہ اپنے غور و فکر اور درست آراء اور صحیح رہنمائی کرنے والے علوم کے ذریعے درست نتائج کا استخراج کرلیں گے۔

اور اس آیتِ کریمہ میں ادب و احترام کے ایک قاعدہ پر دلیل ہے کہ جب کسی معاملے میں بحث اور تحقیق مطلوب ہو تو مناسب یہ ہے کہ معاملہ اس شخص کے سپرد کر دیا جائے جو ذمے دار ہے اور وہ اس معاملے کو تحقیق کے لئے ایسے شخص کے حوالے کر دے جو اس کی اہلیت رکھتا ہے، اور ان ذمہ دار اصحاب کی تحقیق سے پہلے کسی رائے کا اظہار نہ کریں کہ یہ طریق کار زیادہ قرینِ صواب اور خطا سے زیادہ محفوظ ہے۔

اس میں کسی معاملے کو سنتے ہی اس کو پھیلانے میں عجلت اور جلدی کرنے کی ممانعت کی بھی دلیل ہے، نیز حکم ہے کہ بولنے سے پہلے اس معاملے میں خوب غور و فکر کرلیا جائے کہ آیا اس میں کوئی مصلحت ہے کہ انسان آگے بڑھ کر کوئی اقدام کرے؟! یا کوئی مصلحت نہیں ہے کہ انسان پیچھے ہٹ جائے؟''!

رب کے سکھائے ہوئے ان آداب کا التزام کرنے کا ہی نتیجہ ہے کہ جہادی میڈیا — اللہ کے فضل و کرم سے — بہت سے فتنوں کو عبور کرکے آگے بڑھنے اور اُن پر قابو پانے کے قابل رہا؛ جن فتنوں کو شیاطینِ جن وانس نے ہوا دینے کی کوشش کی، اور یہ واقعات آئے اور گزر گئے یہاں تک کہ بس قصہ پارینہ بن کر رہ گئے، اور ان کی وجہ سے جہادی میڈیا کی پختگی اور تجربے میں اضافے کے سوا اور کچھ نہ ہوا۔

مگر اس بار ہم میں ایسے لوگ نکلے ہیں جو اِن آداب کی پابندی کا انکار کرتے ہیں اور اِس معاملے میں مجاہدین میں سے تجربوں اور مہارتوں کے حاملان اہلِ علم اور اصحابِ امر کی

نصیحتوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ کئی کوششیں کی گئیں کہ اِن ربانی ہدایات سے روگردانی کرنے والوں کواِن کاالتزام کرنے پر پابند کیا جائے، کہ جن (ہدایات) کی پابندی پر اولیاء الامور بھی بار بار تاکید کرتے ہیں، اوراِن (روگردانی کرنے والوں) کو خبردار کیاگیا کہ اُن باتوں کی گہرائیوں میں نہ کودیں جن کی باریکیاں اُن پر مخفی ہیں اور جن) باتوں) کے گرد گھومنے والے معاملات سے وہ لاعلم ہیں، مگر افسوس کہ وہ اِس روش پر مُصر رہتے ہوئے خود رائے دینے اور اس پر فخر و تعجب کرنے میں مبتلا رہے، اور ایسا کرتے ہوئے انہوں نے اہلیت و مرتبہ رکھنے والوں کی تعلیمات کو بھی بالائے طاق رکھا، چہ جائیکہ اسلام اور قرآن کے بتائے ہوئے آداب کی پیروی کرتے۔

چنانچہ انہوں نے اسلامی ریاست عراق اور اس کی قیادت پر انگلیاں اٹھائیں، محض گمان واوہام کی بنیاد پر، اور قیل و قال کی پونجی جمع کرکے، اور اپنے خیالات پیش کرکے جن کو انہوں نے تجزیے قرار دیا، اور ایسا کرتے وقت انہوں نے نہ دلیل کا سہارا لیا اور نہ قرآن کی نصیحت پر جم کر چلے، جیسا کہ قولِ تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (الحجرات: 6)

''اے ایمان والو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کرلیا کرو (مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچادو۔ پھر تم کو اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے۔''

امت اسلام میں ابھی بھی ایسے کردار ہیں جو اپنی زبان سے خبروں اور افواہوں کو پھیلانے میں جلدی کرتے ہیں، اور بغیر ثبوت کے اِن باتوں کو منہ سے نکال دیتے ہیں، اور اس بات کو چھوٹا تصور کرتے ہیں جبکہ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے؛ اور اسی طرح ابھی تک اس (امت) میں ایسے کردار بھی ہیں جو اِن) جھوٹی) زبانوں کو سچی خبروں اور مطلق دلائل کے ساتھ کاٹ دیتے ہیں۔

بنابریں، اور اُن ذمہ داریوں کی ادائیگی میں جو الفجر میڈیا میں آپ کے بھائیوں کو مجاہدین قیادت نے سونپی ہیں اور اُنہیں اس بات کا امانتدار بنایا ہے کہ جہادی میڈیا کے مشن کی حفاظت کریں اور کسی کو بھی ہرگز اس بات کی اجازت نہ دیں کہ اِس پیش قدمی کا رخ تبدیل کرے یا اس کی صفوں کو چاک کرے، اور جہاد و مجاہدین کی نصرت کے لئے کسی کی جد و جہد اُسے صفیں چاک کرنے کی یا ایسے بیج بونے کی اجازت نہیں دیتی جو دلوں میں اختلافات پیدا کریں، پس جہادی میڈیا اور اس کی صفوں کی وحدت کا مفاد، اور اس کے اصولوں اور خطرے کی لکیروں سے احتیاط کی پابندی، کسی کے بھی ذاتی مفادات اور انفرادی آراء سے بالاتر ہے، اور یہ جانتے ہوئے کہ میڈیا کا دروازہ ہر آنے والے کے لئے کھلا ہے چاہے کوئی جہاد لڑنے والا ہو یا اس کی مدد کرنے والا، مگر ہم اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ ہمارے میڈیا مراکز کو مجاہدین اور ان کی قیادتوں پر حملہ کرنے کے لئے استعمال میں لایا جائے۔

چنانچہ ہم تو جہادی فورمز اور جہادی میڈیا ایجنسیوں کو اُن لوگوں کے ساتھ معاملات نبھانے کے ضمن میں خبردار کرتے ہیں جنہوں نے مجاہدین پر بالعموم 'اور اسلامی ریاست پر بالخصوص 'افتراء پردازی کی ہے، اور ہم ان فورمز پر اپنے بھائیوں کو انتباہ کرتے ہیں کہ اِن رنگینی ناموں کے پیچھے نہ چلیں بلکہ اہلِ حیثیت و مراتب، اہلِ علم، اور جہادی قائدین کی ہدایات کی پابندی کریں جو کسی بھی مشکل معاملے کی جانچ پڑتال کرنے پر مامور کیے گئے ہیں۔

اور ہم دوبارہ اسی بات کی یقین دہانی کراتے ہیں جس کی یقین دہانی ہم بار بار مختلف طریقوں سے کراتے رہے ہیں – جو (بات) ہر اُس خیال کو کاٹ پھینکتی ہے جو شیاطینِ جن اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں - کہ جہادی فورمز کے ارکان میں سے ہر ایک صرف اور صرف اپنی نمائندگی کرتا ہے جبکہ اسلامی محاذوں کی میڈیا ایجنسیاں جہادی قیادتوں اور علمائے مجاہدین کی وساطت سے جو کچھ پیش کرتی ہیں صرف وہی حقیقتاً قابلِ اعتبار ہے۔

اور آخر میں

جہادی میڈیا آج اپنے گزشتہ کل سے زیادہ طاقتور ہے، اور آئندہ کل اُس سے بھی زیادہ پختہ ہوگا جتنا آج ہے، کہ یہ کارواں قید و شہادت کی سواریوں کے ساتھ آگے بڑھا ہے، اور قافلہ ابھی بھی منزل کی جانب گامزن ہے، اور اس کا زادِ راہ : اس کے سپاہیوں اور شہسواروں کا اُن فرامین کا التزام کرنا جو مجاہدین علماء اور قیادتوں نے ان کے لئے جاری کیے ہیں، کہ اس سے پہلے یہ) میڈیا (متفرق انفرادی کاوشوں کے بل بوتے پر چل رہا تھا یہاں تک کہ اللہ نے اسے اِن علماء و قائدین کے ہاتھوں متحد کر دیا، سو ہم اُس وقت تک ان کے عہد پر قائم رہیں گے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلتے رہیں گے ' یہاں تک کہ اللہ ہمیں دو بھلائیوں میں سے ایک تک پہنچنے کا اذن عطا فرما دے۔

واللهُ غالبٌ على أمرِهِ ولكنَّ أكثرَ الناسِ لا يَعْلَمونَ.

''اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

الفجر میڈیا میں آپ کے بھائی

مصدر: الفجر میڈیا